دارالعلوم لطیفی کٹیہار کے استاذ حدیث اور سیمانچل کے موقر عالم دین و مناظر اسلام

حضرت مولانا منظور صاحب مظاہری مادھے پوری

کی رحلت سے ملت اسلامیہ کا ایک بڑا خسارہ

ڈاکٹر صلاح الدین قاسمی

شعبہ انٹرنیٹ، آن لائن فتوی، دارالعلوم دیوبند

10/2/2024

عالی مرتب، عالی صفات اور زہد فی الدینا کے عملی پیکر حضرت مولانا منظور صاحب مادھے پوری مظاہری، استاذ حدیث دارالعلوم لطیفی کٹیہار، آج بروز بدھ 6 /جمادی الثانی 1445 ہجری مطابق20/دسمبر 2023 کو اپنے حقیقی مالک سے جا ملے، إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔ حضرت مولانا کے سانحہ ارتحال سے طلبہ و اساتذہ دارالعلوم لطیفی کٹیہار اور سیمانچل کے علماء طبقہ میں صف ماتم بچھ گئی اور دینی حلقوں میں حضرت مرحوم کی مغفرت کے لیے ایصال ثواب و دعائے مغفرت کا اہتمام گیا جس کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

حضر مولانا علیہ الرحمہ ایک باکمال فاضل اور اکیسویں صدی کی نایاب عبقری شخصیت اور نابغۂ روزگار عالم دین تھے۔ تحصیل فراغت کے فوراً بعد مسند درس و تدریس پر براجمان ہوگئے تھے اور بریلویوں کے تعاقب و بیخ کنی میں ایک بہترین مناظر اسلام کی حیثیت سے جانے پہچانے جاتے تھے۔

آپ "سودھانی اسٹیشن" سے کچھ فاصلے پر واقع گاوں "مادھے پور" ضلع کٹیہار کے باشندہ تھے، ایک طویل عرصے سے خطہ سیمانچل کے قدیم اور شہرت یافتہ مدرسہ دارالعلوم لطیفی کٹیہار کے استاذ رہے، مختلف علوم وفنون پر درس دیتے رہے اور پھر استاذ حدیث کے عہدہ پر فائز ہوئے اور اس پر تادم حیات متمکن رہے، آپ ترمذی شریف پڑھاتے تھے، حضرت کا انداز درس نہایت عام فہم زبان میں ہوتا تھا جس کی وجہ سے طلبہ میں کافی مقبول اور ہر دلعزیز استاذ تھے۔ آپ کے تلامذہ کی ایک بڑی تعداد ہے جو درس و تدریس اور علمی و دینی خدمات انجام دہی میں مشغول ہے۔

حضرت مولانا مرحوم کا انتقال وطن مالوف مادھے پور میں ہوا، طبیعت ٹھیک تھی، چلتے پھرتے تھے، چند دن قبل ہی اپنے محبوب اپنے ادارہ دارالعلوم لطیفی کے کسی کام سے اپنے وطن تشریف لائے تھے، پہلے سے کچھ طبیعت ناساز تھی جس کا علاج چل رہا تھا، مگر وہ کوئی مہلک بیماری نہیں تھی، گو کہ درازی عمر کی وجہ سے ضعف کا غلبہ تھا۔ انتقال سے چند گھنٹے قبل تک بالکل ہشاش بشاش تھے، بدھ کے روز صبح دس/گیارہ بجے طبیعت اچانک بگڑی اور دوپہر قریب ایک بجے اللہ کے پیارے ہوگئے۔ مرحوم تدفین جمعرات کو صبح دس بجے آبائی گاوں کے قریب

قبرستان میں عمل میں آئی۔ نماز جنازہ میں علمائے کرام اور عوام کا ایک بڑا جم غفیر تھا۔ حضرت مفتی منصور صاحب، دامت برکاتہم العالیہ، ناظم مدرسہ جامعہ امدادیہ مادھے پور، کی امامت میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔

حضرت مولانا منظور صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی فراغت مظاہر علوم سہارنپور سے 1399ء مطابق 1979ء میں ہوئی تھی، آپ حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللّٰہ علیہ کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں سے تھے۔ حضرت مولانا جید عالم دین، بہترین مناظر اسلام، شاندار ترجمان مسلک دیوبند اور بے باک خطیب تھے، بلاشبہ آپ کی شبانہ روز کوششوں اور محنت شاقہ سے مسلکی بحث ومباحث اور مسلکی تشدد کے مابین جاری غلط فہمیوں کے ازالے میں کافی فرق پڑا ہے۔ الحمدللہ علی ذالک۔

واضح رہے کہ حضرت مولانا کے وطن مالوف نیز اطراف واکناف میں بدعتیوں کی اکثری تعداد ہے، اہل بدعت سے اس لیے تعبیر کیا جارہا ہے کہ آج سے قریب بیس پچیس سال قبل یہاں کے باشندے رضاخانیت سے بالکل ناواقف تھے، نہیں جانتے تھے کہ مولانا احمد رضا خان صاحب کون تھے اور بریلویت کیا ہے؟اور جب آج جاننے لگے ہیں تو بھی بہت کم جانتے ہیں، چونکہ عوام الناس بزرگان دین بالخصوص صوفیائے کرام کے نام پر بہت زیادہ نازاں وفرحاں ہوتے ہیں اور مزارات اولیاء میں جانا پسند کرتے ہیں اور فخریہ بیان بھی کرتے ہیں، اور چونکہ مزارات میں انجام پانے والے غیر شرعی امور کو علمائے دیوبند بدعت قرار دیتے ہیں جو ان لوگوں کو قابل قبول نہیں، دوسری طرف چونکہ بانی بریلویت نے ان امور قبیحہ کو جائز کا درجہ دیا ہے، نیز علمائے بریلوی کی زیر سرپرستی وصدارت وہ امور انجام پاتے ہیں، اس لیے عوام الناس اپنے مطلب براری کے لیے ان ہمنوا ہو گئے ہیں۔ اس لیے ان لوگوں کو بریلوی کے کہنے کے بجائے اہل بدعت کا لقب دینا زیادہ موزوں معلوم ہوتا ہے۔

بہرکیف، درو تدریس میں مصروفیت ومشغولیت کے علاوہ حضرت مولانا منظور صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اصلاح امت، استقامت فی الدین اوراہل السنہ والجماعۃ {مسلک دیوبند} کی ترویج واشاعت کی بڑی فکر رہتی تھی، آپ ہمیشہ بدعات وخرافات کے تئیں سخت موقف رکھتے تھے، یہی وجہ ہے کہ حضرت مولانا 'بریلوی مکتب' کے فکر کے علماء اور لوگوں کی نگاہوں میں ہمیشہ کھٹکتے رہتے تھے، مگر حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے پائے استقلال میں کبھی اضمحلال دکھائی نہیں دیا، آپ بڑے وثوق واطمینان اور حکمت ودانشمندی کے ساتھ سوالوں کا جواب دیتے تھے۔ کٹیہار کے مشہور مناظرہ، منعقدہِ 2005ء، میں آپ نے بطور مناظر اہل حق کی جانب شرکت فرمائی تھی۔

سال گذشتہ اخیر شعبان 1444ء مطابق 2023 میں دیوبند میں احقر کو حضرت سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا تھا، حضرت مولانا کے بڑے داماد حافظ دلدار صاحب فیملی کے ساتھ کافی عرصے سے دیوبند کے قریب علاقہ "سانپلہ" میں دینی خدمات انجام دیتے ہیں، اس لیے حضرت مولانا دوران سفر وارد دیوبند تشریف لائے تھے، مگر زہے قسمت کہ یہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ سے یہ احقر کی پہلی ملاقات تھی اور آخری بھی۔ دوران ملاقات بہت سے موضوعات پر کچھ تفصیل سے تبادلہ خیال ہوا تھا جس سے واضح ہوتا تھا کہ حضرت مولانا کے دل میں اصلاح

امت مسلمہ کا کتنا درد چھپا تھا، دوران گفتگو یہ وعدہ بھی ہوا تھا کہ جب بھی میں گھر آوں حضرت سے ملنے دارالعلوم لطیفی ضرور آوں، مگر موت نے جو کہ اٹل ہے، ایفائے وعدہ سے روک دیا، اور رنج والم میں ڈال دیا۔ سچ ہے موت سے کس کو رستگاری ہے، آج وہ تو کل ہماری باری ہے۔

حضرت مولانا منظور صاحب مادھے پوری رحمتہ اللہ علیہ بہت سادہ طبیعت کے مالک تھے، عاجزی و انکساری کے پیکر اور دنیاوی طمطراق سے کوسوں دور تھے، مصنوعی وضع سے دور کا بھی واسطہ نہیں تھا، سادہ مزاجی آپ کی زندگی کا خاصہ تھا، جامع کمالات اور اوصاف حمیدہ کے حامل تھے، آپ حضرات اکابرین واسلاف کے مکمل نمونہ تھے۔ حضرت علیہ الرحمہ اپنی بے لوث دینی خدمات کی وجہ سے ہمارے قلوب واذہان میں زندہ رہیں گے۔

بلاشبہ، حضرت مولانا منظور صاحب مادھے پوری رحمتہ اللہ علیہ کی وفات ملت کے لیے بالخصوص خطہ سیمانچل کے لیے ایک عظیم خسارہ ہے۔ حضرت کی وفات سے بریلوی ودیوبند کے نام سے بٹے عوام الناس کے درمیان افہام وتفہیم کے حوالے سے وسعت مطالعہ اور فکر وتدبر میں ایک بڑا خلا پیدا ہوا ہے جس کا پر ہونا خارج از امکان نہیں تو آسان بھی نہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالی ہم سبھی کو اس علمی خلا کو پر نے کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

یقیناً گھر کا چراغ بجھنے سے کتنی تاریکی ہوتی ہے اس کا احساس اہل خانہ کو ہی زیادہ ہوتا ہے، تاہم، یہاں چراغ خانہ کے ساتھ چراغ علم بھی بجھا ہے۔ اس لیے ہم سبھی لوگ اس غم کی گھڑی میں برابر شریک ہیں۔ کسی نے بجا کہا ہے؛

تیرے بغیر رونق دیوار ودر کہاں　　شام وسحر کا نام ہے شام وسحر کہاں

غم میں برابر شریک ہوتے ہوئے مغموم دل کے ساتھ حضرت مولانا کے اہل خانہ اور اعزاء واقرباء کو تعزیت مسنون پیش کرتے ہیں۔ موت وحیات کا فلسفہ درحقیقت خالق کائنات کی قدرت کاملہ کے اظہار اور بندوں کی عاجزی کا غماز ہے اور ہم سب کو اسی خالق کائنات کے پاس جانا ہے۔"كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ"۔ ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالی حضرت مولانا کے درجات بلند فرمائے، اعلی علیین میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین۔

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے　　حشر تک شانِ کریمی نازبرداری کرے